احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ربوہ
روزنامہ
الفضل
قائمقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نمبر
جلد 44 - 79
شمارہ نمبر 49
ہفتہ

۸۔ رمضان ۱۴۱۴ھش
۱۹۔ تبلیغ ۱۳۷۳ھش
۱۹۔ فروری ۱۹۹۴ء

جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے بارے میں بشارات الٰہیہ

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا..... وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند۔ گرامی ارجمند...... جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔"

(اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
تین روپیہ

۱۹۔ تبلیغ ۱۳۷۳ھش ۱۹۔ فروری ۱۹۹۴ء

حضرت امام جماعت الثانی کا ایک احسان

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے باون سالہ طویل دور امامت میں یوں تو جماعت پر بے شمار احسانات فرمائے جن کو گننے بیٹھیں تو گننا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اور دل بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا گانے لگتا ہے جس کی رحمت و غیوری نے ہمیں مصلح موعود عطا فرمائے اور احمدیت کے وجود میں ایک دائمی زندگی اور بہار کے سامان مستحکم تر کر دیئے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جماعت کے قیام کے ساتھ جو تخم ریزی فرمائی تھی اس کو گھنا اور سایہ دار درخت بننے تک طویل محنت سخت ریاضت اور دن رات کی جدوجہد درکار تھی۔

حضرت مصلح موعود نے ان گنت راتیں جاگ کر جماعت احمدیہ کا جو انتظامی ڈھانچہ بنایا وہ آپ کا جماعت احمدیہ پر ایک زبردست احسان ہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے صدر انجمن احمدیہ کا قیام فرمایا تھا اس کو وسعت دیکر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے شہروں اور پھر اضلاع کی سطح پر امارت کا نظام قائم فرمایا۔ اس کے علاوہ اگرچہ ایک رنگ میں مشورہ کا طریق حضرت بانی سلسلہ کے دور میں بھی رائج تھا لیکن اسے باضابطہ طور پر مجلس شوریٰ کی طرز میں ڈھالنے اور جماعت کی زبردست تربیت کے بعد اسے ایک منظم شکل دینے کا کارنامہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔ ذیلی تنظیمیں قائم فرمائیں۔ تحریک جدید وقف جدید کا نظام جاری فرمایا۔ غرضیکہ کس کس احسان کی بات کریں۔

لیکن ایک احسان تو جماعت پر نرالا ہے۔ اور آج کی صحبت میں ہم اسی کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں آپ نے اپنی تربیت سے اپنی خداداد صلاحیتوں کا عکس اپنے دو عظیم المرتبت صاحبزادوں میں ایسا ابھارا کہ ان میں سے ایک آپ کی وفات کے بعد امامت ثالثہ کے منصب پر فائز ہوئے اور ۱۷۔ ۱۸ سال تک جماعت کو ترقی اور بلندی کی نئی اور عظیم منازل سے روشناس کروایا۔ اور جب اس عظیم صاحبزادے کی وفات ہوئی تو آپ کے ایک اور صاحبزادے سامنے آگئے جو اپنی صلاحیتوں میں برق اور شعلہ ثابت ہو رہے ہیں۔ اور جو اس تیزی سے جماعت کو عظمتوں کی بلندی پر لے جا رہے ہیں کہ انکی طرف دیکھنے والوں کی ٹوپی سر سے گر جاتی ہے۔

حضرت مصلح موعود کا یہ احسان تو بلاشبہ عظیم الشان ہے۔

دوستی کی ملے جزاء تم کو
دین کا فہم ہو عطاء تم کو
میرے دل سے دعا نکلتی ہے
دے رہائی مرا خدا تم کو

ابو الاقبال ۱۱-۲-۹۴

مصلح موعود

کچھ کہنے کو منہ کھولوں تو اِک عمر بسر ہو
تیرے لئے کچھ کہنے کا حق کیسے ادا ہو؟

چہرہ ترا جی بھر کے کبھی دیکھ نہ پائی
چہرہ سے قریں جیسے حجابوں کی رِدا ہو

جب بھی تجھے دیکھا ہے مجھے ایسا لگا ہے
ہر روپ نیا رُوپ ہو ہر رُوپ جدا ہو

کچھ فرق مہہ و سال نے ہرگز نہیں ڈالا
آواز سنوں کوئی لگے تیری نِدا ہو

تیرے لئے کچھ کام کبھی کر نہیں پائی
لگتا ہے بہت بوجھ کوئی دل پہ لدا ہو

میں جی سے گذر جاؤں تو شاید بنے کچھ بات!
خدمت کی لگن دل میں کوئی درد سدا ہو!

گر موت بھی آئے مجھے اس دین پہ آئے
کچھ آنکھ میں آنسو ہوں کوئی لب پہ دُعا ہو!

اس دین کی خدمت کے لئے وقف رہوں میں
خدمت کے لئے پھر مجھے اِک عمر عطا ہو

دل درد سے روتا ہے تری یاد کے ہاتھوں
یہ درد ٹھہر جائے کوئی ایسی دوا ہو!

یہ دین ہو تابندہ و پائندہ و زندہ
یہ تیری صدا دنیا میں عظمت کی صدا ہو

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

اعلان تعطیل

مورخہ ۲۰۔ فروری ۱۹۹۴ء کو یوم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے سلسلے میں دفتر الفضل میں تعطیل ہو گی لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

مینیجر

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کی تقریر

حضرت مصلح موعود کے علوم ظاہری و باطنی

کا

حسین و دلکش تذکرہ

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کے موقع پر مورخہ ۲۱۔ دسمبر ۱۹۶۵ء کو سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے ایک نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی تھی اس کا ایک حصہ جو سیدنا حضرت المصلح الموعود کے عظیم الشان کارناموں کے تذکرہ پر مشتمل ہے افادہ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اس پیشگوئی میں جو دوسری بات ہمیں مصلح موعود کے متعلق بتائی گئی ہے یہ ہے کہ

وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا اور یہ اس لئے کہ "تا دین کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو" اور

"تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں"

ہم میں سے ہزاروں لاکھوں نے خود مشاہدہ کیا کہ قرآن کریم کی سچی متابعت اور اس مطہر صحیفہ سے کامل محبت اور اخلاص کے فیض سے اس پاک وجود مصلح موعود کی نظر اور فکر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو تمام فیوض کا سرچشمہ ہے ایک نور عطا ہوا جس سے علم الٰہی کے عجیب و غریب لطائف اور نکات جو کلام الٰہی اور کتاب مکنون میں پوشیدہ تھے اس پر کھلنے لگے اور دقیق معارف ابرنیساں کے رنگ میں اس پر برسنے لگے اور خدائے وہاب نے اپنی رحمانیت سے اس کے فکر اور نظر کو ایک ایسی برکت عطا کی کہ اس کے آئینہ فکر و نظر پر کامل صداقتیں منکشف ہونے لگیں سو جو جو علوم و معارف اور دقائق و حقائق اور لطائف و نکات اور ادلہ و براہین اسے سوجھے اور جنہیں اس نے...... کبیر اور اپنی دوسری کتب میں بیان کیا وہ اپنی کمیت اور کیفیت میں ایسے کامل مرتبہ پر واقع ہیں کہ جو یقیناً خارق عادت ہے اور جس کا مقابلہ کسی دوسرے کے لئے ممکن نہیں کیونکہ

تفسیر کا خارق عادت معجزہ اس کی کسی ذاتی خوبی کی وجہ سے نہیں تھا۔ بلکہ اسے غیبی تفہیم اور خدائے صمد اور قدوس کی تائید سے اس نے لکھا تھا اور یہی خوارق اس کا عالی منزلت اور حسن و احسان میں (بانی سلسلہ) کا مثیل ہونا ثابت کرتے ہیں اور خدائی بشارات و الٰہی تفہیم کے مطابق دین و دنیا کے علوم و نکات کے بیان میں وہ اپنے ہم عصروں سے اس قدر سبقت لے گیا کہ اس کی تقریروں کو سن کر اور اس کی کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنے اور پرائے اس اعتراف پر مجبور ہوئے کہ اس کے بیان کردہ علوم و معارف ایک دوسرے ہی عالم سے ہیں جن کا دنیوی تعلیم و تدریس سے دور کا بھی واسطہ نہیں اور جو تائیدات الٰہیہ کے خاص رنگ سے رنگین ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی خاص مشیت نے حضرت مصلح موعود کو علوم ظاہری اور باطنی میں جو برتری عطا کی تھی اور دین کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے جو قوتیں آپ کو بخشی گئیں ان کو دنیا پر ثابت کرنے کے لئے آپ نے متعدد بار للکارا۔ مگر کوئی نہ تھا جو آپ کے مقابلہ پر آنے کی جرأت کرتا۔ ۱۹۱۷ء میں آپ نے تمام دنیا کو مندرجہ ذیل الفاظ میں

چیلنج دیا

"میں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے بعد تمام دنیا کو چیلنج دیتا ہوں کہ اگر کوئی شخص ایسا ہے جسے (دین حق) کے مقابلہ میں اپنے مذہب کے سچا ہونے کا یقین ہے تو آئے اور آکر مقابلہ کرے۔ مجھے تجربہ کے ذریعہ ثابت ہو گیا ہے کہ (دین حق) ہی زندہ مذہب ہے اور کوئی مذہب اس کے مقابلہ پر نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ ہماری دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے اور ایسے حالات میں قبول کرتا ہے جب کہ ظاہری سامان بالکل مخالف ہوتے ہیں اور یہی (دین حق) کے زندہ مذہب ہونے کی بہت بڑی علامت ہے۔ اگر کسی کو شک و شبہ ہے تو آئے اور آزمائے ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ اگر کوئی ایسے لوگ ہیں جنہیں یقین ہے کہ ہمارا مذہب زندہ ہے تو آئیں ان کے ساتھ جو خدا کا تعلق اور محبت ہے اس کا ثبوت دیں۔ اگر خدا کو ان سے محبت ہو گی تو وہ مقابلہ میں ضرور ان کی مدد اور تائید کرے گا۔

میں ان کو چیلنج دیتا ہوں کہ مقابلہ پر آئیں تاکہ ثابت ہو کہ خدا کس کی مدد کرتا ہے اور کس کی دعا سنتا ہے آپ لوگوں کو چاہئے کہ اپنی طرف سے لوگوں کو مقابلہ کے لئے کھڑا کریں۔ لیکن اس کے لئے یہ نہیں کہ ہر ایک کھڑا ہو کر کہہ دے کہ میں مقابلہ کرتا ہوں۔ بلکہ ان کو مقابلہ پر آنا چاہئے جو کسی مذہب یا فرقہ کے قائم مقام ہوں۔ اس وقت دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ خدا کس کی دعا قبول کرتا ہے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہماری ہی دعا قبول ہو گی افسوس ہے کہ مختلف مذاہب کے بڑے لوگ اس مقابلہ پر آنے سے ڈرتے ہیں۔ اگر وہ مقابلہ کے لئے نکلیں تو ان کو ایسی شکست نصیب ہو گی کہ پھر مقابلہ کرنے کی جرأت ہی نہ رہے گی"

(زندہ مذہب صفحہ ۲۹)

۱۹۳۶ء میں آپ نے فرمایا "قرآن کریم کو وہ عظمت حاصل ہے جو دنیا کی کسی اور کتاب کو حاصل نہیں اور اگر کسی کا یہ دعویٰ ہو کہ اس کی مذہبی کتاب بھی اس فضیلت کی حامل ہے تو میں چیلنج دیتا ہوں کہ وہ میرے سامنے آئے۔ اگر کوئی وید کا پیرو ہے تو میرے سامنے آئے۔ اگر کوئی توریت کا پیرو ہے تو وہ میرے سامنے آئے۔ اگر کوئی انجیل کا پیرو ہے تو وہ میرے سامنے آئے اور قرآن کریم کا کوئی ایسا استعارہ میرے سامنے رکھ دے جس کو میں بھی استعارہ سمجھوں پھر میں اس کا حل قرآن کریم سے ہی پیش نہ کروں تو وہ بے شک مجھے اس دعویٰ میں جھوٹا سمجھے۔ لیکن اگر پیش کر دوں تو اسے ماننا پڑے گا کہ واقعہ میں قرآن کریم کے سوا دنیا کی اور کوئی کتاب اس خصوصیت کی حامل نہیں"

(فضائل القرآن صفحہ ۴۳۹)

۱۹۳۴ء میں آپ نے فرمایا

"صرف یہی نہیں کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) میں ہی یہ بات تھی بلکہ آپ آگے بھی یہ چیز دے گئے ہیں۔ اور آپ کے طفیل مجھے بھی ایسے قرآن کریم کے معارف عطا کئے گئے ہیں کہ کوئی شخص خواہ وہ کسی علم کا جاننے والا ہو اور کسی مذہب کا پیرو ہو۔ قرآن کریم پر جو چاہے اعتراض کرے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قرآن سے ہی اس کا جواب دوں گا میں نے بارہا دنیا کو چیلنج کیا ہے کہ معارف قرآن میرے مقابلہ میں لکھو۔ حالانکہ میں کوئی مامور نہیں ہوں مگر کوئی اس کے لئے تیار نہیں ہوا۔ اور اگر کسی نے اسے منظور کرنے کا اعلان بھی کیا تو بے معنی شرائط سے مشروط کر کے ٹال دیا۔ مثلاً" یہ کہ بند کمرہ ہو۔ کوئی کتاب پاس نہ ہو۔ مگر اتنا نہیں سوچتے کہ اگر خیال ہے کہ میں پہلی کتب اور تفاسیر سے معارف نقل کر لوں گا تو وہی کتب تمہارے پاس بھی ہوں گی۔ تم بھی ایسا کر سکتے ہو۔ پھر میں اگر دوسری کتب سے نقل کروں گا۔ تو خود اپنے ہاتھ سے اپنی ناکامی ثابت کر دوں گا۔ کیونکہ میرا دعویٰ تو یہ ہے کہ نئے معارف بیان کروں گا۔ لیکن مقابلہ کے وقت جب پرانی تفاسیر سے نقل کروں گا تو خود ہی میرے لئے شرمندگی اور ندامت کا موجب ہو گا۔ مگر میں جانتا ہوں کہ یہ سب بہانے ہیں حقیقت یہ ہے کہ کسی کو سامنے آنے کی جرأت ہی نہیں" (الفضل ۲۴۔ اپریل ۱۹۳۴ء)

پھر مارچ ۱۹۴۴ء میں آپ نے دنیا کو للکارا اور چیلنج کیا کہ۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتہ کے ذریعہ

مجھے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا ہے اور میرے اندر اس نے ایسا ملکہ پیدا کر دیا ہے کہ جس طرح کسی کو خزانہ کی کنجی مل جاتی ہے اسی طرح مجھے قرآن کریم کے علوم کی کنجی مل چکی ہے۔ دنیا کا کوئی عالم نہیں جو میرے سامنے آئے اور میں قرآن کریم کی افضلیت اس پر ظاہر نہ کر سکوں۔

یہ لاہور شہر ہے یہاں یونیورسٹی موجود ہے۔ کئی کالج یہاں کھلے ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے علوم کے ماہر اس جگہ پائے جاتے ہیں۔ میں ان سب سے کہتا ہوں دنیا کے کسی علم کا ماہر میرے سامنے آجائے۔ دنیا کا کوئی پروفیسر میرے سامنے آجائے' دنیا کا کوئی سائنسدان میرے سامنے آجائے اور وہ اپنے علوم کے ذریعہ قرآن کریم پر حملہ کرکے دیکھ لے۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے ایسا جواب دے سکتا ہوں کہ دنیا تسلیم کرے گی کہ اس کے اعتراض کا رد ہو گیا۔ اور میں دعویٰ کرتا ہوں کہ میں خدا کے کلام سے ہی اس کو جواب دوں گا اور قرآن کریم کی آیات کے ذریعہ سے ہی اس کے اعتراضات کو رد کرکے دکھادوں گا"

(الفضل ۱۸۔ فروری ۱۹۵۸ء)

پھر فرمایا۔

"ایسا انسان جس کی صحت کبھی ایک دن بھی اچھی نہیں ہوئی۔ اس انسان کو خدا نے زندہ رکھا اور اس لئے زندہ رکھا کہ اس کے ذریعہ اپنی پیشگوئیوں کو پورا کرے اور

(دین حق) کی صداقت کا ثبوت

لوگوں کے سامنے مہیا کرے۔ پھر میں وہ شخص تھا جسے علوم ظاہری میں سے کوئی علم حاصل نہیں تھا۔ مگر خدا نے اپنے فضل سے فرشتوں کو میری تعلیم کے لئے بھجوایا اور مجھے قرآن کے ان مطالب سے آگاہ فرمایا جو کسی انسان کے واہمہ اور گمان میں بھی نہیں آسکتے تھے۔ وہ علم جو خدا نے مجھے عطا فرمایا اور وہ چشمہ روحانی جو میرے سینہ میں پھوٹا وہ خیالی یا قیاسی نہیں ہے بلکہ ایسا قطعی اور یقینی ہے کہ میں ساری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا کے پردہ پر کوئی شخص ایسا ہے کہ جو یہ دعویٰ کرتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے قرآن سکھایا گیا ہے تو میں ہر وقت اس سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن میں جانتا ہوں۔ خدا نے مجھے علم قرآن بخشا اور اس زمانہ میں اس نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے۔ خدا نے مجھے اس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے۔ (کہ دین حق) کے مقابلہ میں دنیا کے تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں۔ دنیا زور لگالے۔ وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمیعتوں کو اکٹھا کرلے۔ عیسائی بادشاہ بھی اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں۔ یورپ بھی اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے۔ دنیا کی تمام بڑی بڑی مالدار طاقتور قومیں اکٹھی ہو جائیں اور مجھے اس مقصد میں ناکام کرنے کے لئے متحد ہو جائیں پھر بھی

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی۔ اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے ان کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیامیٹ کردے گا۔ اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے (دین حق) کی عزت کو قائم کرے گا۔ اور اس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک (دین حق) پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے میں اس سچائی کو نہایت کھلے طور پر ساری دنیا کے سامنے پیش کرتا ہوں یہ وہ آواز ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی آواز ہے یہ مشیت وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی مشیت ہے یہ سچائی نہیں ٹلے گی۔ نہیں ٹلے گی اور نہیں ٹلے گی اور (دین حق) دنیا پر غالب آکر رہے گا۔

(الموعود صفحہ ۲۱۰ تا ۲۱۴)

پھر آپ نے فرمایا۔

"خدا تعالیٰ کی صفت علیم جس شان اور جس جاہ و جلال کے ساتھ میرے ذریعہ سے جلوہ گر ہوئی اس کی مثال مجھے (-) اور کہیں نظر نہیں آتی۔ میں وہ تھا جس کو کل کا بچہ کہا جاتا تھا۔ میں وہ تھا جسے احمق اور نادان قرار دیا جاتا تھا مگر عہدہ (امامت) کو سنبھالنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قرآنی علوم اتنی کثرت کے ساتھ کھولے کہ اب قیامت تک (دنیا) اس بات پر مجبور ہے کہ میری کتابوں کو پڑھے اور ان سے فائدہ اٹھائے۔

وہ کون سا (دینی) مسئلہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ اپنی تمام تفاصیل کے ساتھ نہیں کھولا۔ مسئلہ نبوت' مسئلہ کفر' مسئلہ خلافت' مسئلہ تقدیر' قرآنی ضروری امور کا انکشاف اسلامی اقتصادیات' اسلامی سیاسیات اور اسلامی معاشرت وغیرہ پر کوئی وسیع مضمون موجود نہیں تھا۔ مجھے خدا نے اس خدمت دین کی توفیق دی اور اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے ہی ان مضامین کے متعلق قرآن کے معارف کھولے جن کو آج دوست دشمن سب نقل کررہے ہیں۔ مجھے کوئی لاکھ گالیاں دے۔ مجھے لاکھ برا کہے۔ جو شخص (دین) کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے لگے گا۔ اسے میرا خوشہ چین ہونا پڑے گا۔ اور وہ میرے احسان سے کبھی باہر نہیں جاسکے گا چاہے کوئی پیغامی ہو یا مصری ان کی اولادیں جب بھی دین کی خدمت کا ارادہ کریں گی وہ اس بات پر مجبور ہوں گی کہ میری کتابوں کو پڑھیں اور ان سے فائدہ اٹھائیں (-) پس مجھے یہ لوگ خواہ کچھ کہیں خواہ کتنی بھی گالیاں دیں ان کے دامن میں اگر قرآن کے علوم پڑیں گے تو میرے ذریعہ ہی اور دنیا ان کو یہ کہنے پر مجبور ہوگی کہ اے نادانو! تمہاری جھولی میں تو جو کچھ بھرا ہے وہ تم نے اسی سے لیا ہے پھر اس کی مخالفت تم کس منہ سے کر رہے ہو۔

(خلافت راشدہ ۲۵۴ تا ۲۵۶)

خدا تعالیٰ نے کہا تھا کہ

وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا کے متعلق میں نے بہت سی تفصیلات جمع کی تھیں لیکن اس وقت میں صرف وہ نقشہ ہی پیش کرسکتا ہوں جو میں نے اس غرض کے لئے تیار کروایا ہے۔ اور وہ یہ ہے تفسیر اس سلسلہ میں حضور کی ایک کتاب تو تفسیر کبیر ہے جو خود اتنی عجیب تفسیر ہے کہ جس شخص نے بھی غور سے اس کے کسی ایک حصہ کو پڑھا ہوگا۔ وہ یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہوگا۔ کہ اگر دنیا میں کوئی خدا رسیدہ بزرگ پیدا ہوتا۔ اور وہ صرف یہ حصہ قرآن کریم نوٹوں کے ساتھ شائع کردیتا۔ تو یہ اس کو دنیا کی نگاہ میں بزرگ ترین انسانوں میں سے ایک انسان بنانے کے لئے کافی تھا۔ لیکن اس پر ہی بس نہیں۔ قرآن کریم پر بہت سی کتب لکھیں اور میرا خیال ہے کہ (آپ) نے صرف قرآن کریم کی تفسیر پر ہی آٹھ دس ہزار صفحات لکھے ہیں

(۱) تفسیر کبیر کی گیارہ مجلات بھی ان میں شامل ہیں۔

(۲) کلام کے اوپر آپ نے دس کتب اور رسائل لکھے

(۳) روحانیات اسلامی اخلاق' اور اسلامی عقائد پر اکتیس کتب اور رسائل تحریر فرمائے

(۴) سیرت و سوانح پر تیرہ کتب و رسائل لکھے

(۵) تاریخ پر چار کتب و رسائل

(۶) فقہ پر تین کتب و رسائل

(۷) سیاسیات قبل از تقسیم ہند ۲۵ کتب و رسائل

(۸) سیاسیات بعد از تقسیم ہند و قیام پاکستان ۹ کتب و رسائل

(۹) سیاسیات کشمیر۔ پندرہ کتب اور رسائل

(۱۰) تحریک احمدیت کے مخصوص مسائل و تحریکات پر ایک کم سو کتب و رسائل ان سب کتب و رسائل کا مجموعہ ۲۲۵ بنتا ہے تو جیسا کہ فرمایا تھا کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔

ان پر ایک نظر ڈال لیں تو میں ان علوم ظاہری بھی نظر آتے ہیں اور علوم باطنی بھی نظر آتے ہیں اور پھر لطف یہ کہ جب بھی آپ نے کوئی کتاب یا رسالہ لکھا ہر شخص نے یہی کہا کہ اس سے بہتر نہیں لکھا جاسکتا۔ سیاست میں جب بھی آپ نے قیادت سنبھالی۔ یا جب بھی آپ نے سیاست کے بارہ میں قائدانہ مشورے دیئے بڑے سے بڑا مخالف بھی آپ کی بے مثال قابلیت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوگیا۔ غرض آپ کے علوم ظاہری و باطنی سے پر ہونے کے متعلق ایک بڑی تفصیل ہے جس کے ہزارویں حصہ میں بھی میں نہیں جاسکتا صرف ایک سرسری سی چیز آپ کے سامنے رکھ کر اس حصہ کو ختم کرتا ہوں پھر دین (حق) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ اقوام عالم پر ظاہر کرنے کے لئے یہ بھی ضروری تھا کہ وہ علوم و معارف جو اللہ تعالیٰ کی موہبت سے آپ کو عطا ہوئے۔ ان کا ترجمہ مختلف زبانوں میں کیا جائے اگر خالی اردو میں ہی وہ علوم لکھے جاتے تو آپ کا دعویٰ بے معنے بن کر رہ جاتا کیونکہ غیر ممالک اور غیر اقوام اس سے فائدہ حاصل نہ سکتیں پس اگر اس مصلح موعود کے ذریعہ سے دین (حق) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ تمام اقوام عالم پر ظاہر ہونا تھا۔ تو اس کے ذریعہ ظاہر ہونے والے علوم و معارف کا ترجمہ تمام دنیا کی زبانوں یا دنیا کی ان زبانوں میں ہونا ضروری تھا جو دنیا کے اکثر حصوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہیں مجھے ابھی خیال آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جو تدبیر کی کہ دنیا کے بہت سے ممالک صرف دو تین قوموں کے سیاسی اقتدار کے نیچے آگئے۔ اس میں دنیا کے لئے ایک بڑا روحانی فائدہ مضمر تھا اور وہ فائدہ یہ تھا کہ جب اللہ تعالیٰ (بانی سلسلہ) کو بھیجے تو اشاعت (دین) کا کام آسان ہو جائے (بانی سلسلہ) کے زمانہ میں اس وقت تک آپ کا پیغام تمام دنیا میں نہیں پہنچ سکتا تھا جب تک دنیا کی ساری زبانوں میں اس کا ترجمہ نہ کیا جاتا۔ چونکہ خدا تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت دنیا کی اقوام میں سے کچھ قومیں انگریزوں کے اقتدار کے نیچے آگئیں کچھ فرانسیسیوں کے اقتدار کے نیچے آگئیں اور کچھ جرمنوں کے اقتدار کے نیچے آگئیں۔ اس لئے ہم (دین) کا پیغام ان تین زبانوں کے ذریعہ اقوام عالم کی خاص بڑی تعداد تک پہنچا سکتے ہیں۔ اگر روسی اور چینی بھی شامل کرلئے جائیں۔ تو میرا خیال ہے کہ ۸۰' ۹۰ فیصد آبادی کو ہمارا پیغام پہنچ جاتا ہے ورنہ ہمارے لئے بہت زیادہ جدوجہد اور

کوشش اور قربانیوں اور مال خرچ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سارے ہی کام حکمت سے پر ہوتے ہیں سب سے ضروری کام تو

قرآن کریم کے صحیح تراجم کا دنیا میں پھیلانا تھا چنانچہ اس سلسلہ میں آپ نے جو کام شروع کروائے ان میں سے کچھ تو پورے ہو گئے ہیں اور کچھ پورے ہونے والے ہیں انگریزی زبان میں ترجمہ قرآن کریم جیسا کہ آپ جانتے ہیں شائع ہو چکا ہے اس طرح انگریزی زبان میں تفسیر القرآن بھی شائع ہو چکی ہے۔ جرمنی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے نیز سورہ کہف کی تفسیر بھی شائع ہو چکی ہے۔ ڈچ زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے ڈینش زبان میں قرآن کریم کے پہلے سات پاروں کا ترجمہ مع مختصر تفسیری نوٹ شائع ہو چکا ہے۔ مشرقی افریقہ کے لئے سواحیلی زبان میں ترجمہ مع مختصر تفسیری نوٹ شائع ہو چکا ہے۔ لوگنڈی زبان میں قرآن کریم کے پہلے پانچ پاروں کا ترجمہ مع تفسیری نوٹ شائع ہو چکا ہے۔ مغربی افریقہ کے لئے مینڈی زبان میں پہلے پارہ کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ کئی تراجم کئے جا رہے ہیں۔ فرانسیسی زبان میں ترجمہ مکمل ہو چکا ہے نظر ثانی ہو رہی ہے۔

ہسپانوی زبان میں ترجمہ مکمل ہو چکا ہے نظر ثانی ہو رہی ہے اٹالین زبان میں ترجمہ مکمل ہو چکا ہے نظر ثانی ہو رہی ہے۔ روسی زبان میں ترجمہ مکمل ہو چکا ہے نظر ثانی کروانی باقی ہے۔ پرتگیزی زبان میں ترجمہ تیار ہے نظر ثانی کروانی باقی ہے۔ ڈینش زبان میں بقیہ تیئیس (۲۳) پاروں کا ترجمہ مع تفسیری نوٹ تیار ہے۔ طباعت کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ مشرقی افریقہ کے لئے گکویو زبان میں ترجمہ تیار ہے۔ نظر ثانی کروانی باقی ہے گکمبا زبان میں ترجمہ تیار ہے نظر ثانی کروانی باقی ہے۔ مغربی افریقہ کے لئے مینڈی زبان میں بقیہ ۲۹ پاروں میں سے ۲۰ پاروں کا ترجمہ ہو چکا ہے ۹ پاروں کا ترجمہ کروایا جا رہا ہے۔ انڈونیشین زبان میں دس پاروں کا ترجمہ مع تفسیری نوٹ مکمل ہے۔ بقیہ زیر تکمیل ہے۔

تراجم قرآن کریم کے علاوہ بہت سی کتب کا آپ نے مختلف زبانوں میں ترجمہ کروایا۔ اور ان کی اشاعت کروائی۔ مثلاً احمدیت یعنی حقیقی (دین) (-) اصول کی فلاسفی وغیرہ جن کتابوں کا ترجمہ دوسری زبانوں میں کروایا گیا ہے۔ ان کی فہرست بڑی لمبی ہے تفصیل بیان نہیں کی جا سکتی۔ غرض قرآن کریم کے علوم اور معارف جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے تھے ضروری تھا کہ ان کو کثرت سے دنیا میں پھیلایا جاتا اور یہ کام ہو نہیں سکتا تھا جب تک کہ ان کے تراجم دوسری زبانوں میں نہ کرائے جاتے۔ اور اس کام کو بڑی حد تک حضرت مصلح موعود نے پورا کیا۔ اور بہت سا کام جو باقی ہے وہ انشاء اللہ اپنے وقت پر ہو جائے گا۔

پھر دین (حق) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ بنی نوع انسان پر ظاہر کرنے کے لئے تمام دنیا میں

(بیوت الذکر) کا ایک جال پھیلایا جانا ضروری تھا آپ نے اس کی طرف بھی خاص توجہ دی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک کئی ممالک میں (بیوت) تعمیر کروائی جا چکی ہیں۔ (بیوت) کے متعلق یاد رکھنا چاہئے (بیوت) دینی علوم سیکھنے کے لئے درس گاہوں کا کام دیتی ہیں اور تربیت کے لئے (بیوت) کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اگر (بیت) کو اخلاص نیک نیتی اور اسس علی التقوی من اول یوم کے طور پر بنایا جائے۔ تو حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔ اگر ایک نمازی بھی نہ ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اس قسم کی بیوت کے لئے نمازی پیدا کر دیتا ہے۔ غرض بیوت انسانی معاشرہ کے اندر بڑا ضروری کردار ادا کرتی ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے اس طرف خاص توجہ دی۔ اور آپ کے مبارک عہد میں جو (بیوت) تعمیر ہوئیں۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے۔ امریکہ ۱۳ انگلستان ا سوئٹزرلینڈ ا ہالینڈ ا فلسطین ا' برما ۲ ماریشس ۶ انڈونیشیا ۷۰ غانا ۱۶۲ سیرالیون ۳۰ نائیجیریا ۲۰ یوگنڈا ۴۱ کینیا ۳ ٹانگانیکا ۲ جرمنی ۲ شمالی بورنیو ۳ کل ۳۱۱ ان کے علاوہ مندرجہ ذیل مقامات پر بیوت زیر تعمیر ہیں۔ (۱) ہمالے (غانا) ۲ مساکا (یوگنڈا) ۳ ٹانگا (تنزانیہ) ۴ گیمبیا جس کے گورنر جنرل جیسا کہ میں نے شروع میں بتایا تھا ایک احمدی دوست مقرر ہوئے ہیں) ۵ فری ٹاؤن (سیرالیون) ۶۔ نائیجیریا میں اس وقت پانچ (بیوت) زیر تعمیر ہیں۔ ۷۔ ڈنمارک میں احمدی بہنوں کی کوشش اور چندہ سے ایک (بیت) بنانے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور اس کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ پھر دین کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ اقوام عالم پر ظاہر کرنے کے لئے یہ بھی نہایت ضروری تھا۔ کہ ایسے مخلصین کا ایک گروہ تیار کیا جائے جو نامساعد حالات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اکناف عالم میں پھیل جائیں اور ملک کے قریہ قریہ میں (دین) کی نورانی شمعیں فروزاں کرتے چلے جائیں آپ کی توجہ سے ۱۶۴ ایسے واقفین پیدا ہوئے جنہوں نے اپنے اپنے وقتوں میں مندرجہ ذیل ممالک میں دین کی اشاعت کا فریضہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ (۱) انگلستان (۲) فرانس (۳) سوئٹزرلینڈ (۴) ہالینڈ (۵) سپین (۶) ڈنمارک (۷) سویڈن (۸) ہنگری (۹) سسلی (۱۰) اٹلی (۱۱) روس (۱۲) جرمنی (۱۳) انڈونیشیا (۱۴) سنگاپور (۱۵) ملائشیا (۱۶) جزائر فجی (۱۷) بورنیو (۱۸) برما (۱۹) ہانگ کانگ (۲۰) ایران (۲۱) جاپان (۲۲) فلپائن (۲۳) سیلون (۲۴) شام (۲۵) لبنان (۲۶) عدن (۲۷) دوبئی (۲۸) فلسطین (۲۹) اردن (۳۰) مسقط (۳۱) مصر (۳۲) غانا (۳۳) سیرالیون (۳۴) ٹوگولینڈ (۳۵) لائبیریا (۳۶) آئیوری کوسٹ (۳۷) نائیجیریا (۳۸) گیمبیا (۳۹) کینیا (۴۰) یوگنڈا (۴۱) تنزانیہ (۴۲) ماریشش (۴۳) برٹش گی آنا (۴۴) ٹرینی ڈاڈ (۴۵) ڈچ گی آنا (۴۶) ارجنٹائن۔

گویا آپ نے اپنے عہد مبارک میں ۴۶ ملکوں میں اپنے مشن قائم کئے اور ان مشنوں نے جو کام کیا وہ اتنا زیادہ ہے کہ اسے مہینوں میں بھی بیان نہیں کیا جا سکتا۔

غیر ممالک میں ہماری جماعتیں بڑی ہی مخلص ہیں۔ ان کے ممبران نام کے احمدی یا .... نہیں۔ بلکہ وہ توحید باری پر پختگی سے قائم اور (-) حضرت بانی سلسلہ کی محبت میں سرشار ہیں۔ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جن سے خدا تعالیٰ ہم کلام ہوتا ہے انہیں سچی خوابیں آتی ہیں۔ اور ہر رنگ میں وہ روحانی نعمتوں سے مالامال ہیں آپ کے وصال پر ان احباب کی طرف سے جو خطوط مجھے موصول ہوئے ہیں۔ ان سے ان کے اخلاص کا علم ہوتا ہے۔ ان خدا رسیدہ اور خدا کے جاں نثاروں میں سے ایک کا ایک خواب میں بطور نمونہ سناتا ہوں۔ تا وہ دوستوں کے ازدیاد ایمان کا موجب ہو۔ وہ خدا رسیدہ اور دین کا شیدائی ایک حبشی تھا۔ جس کا رنگ سیاہ اور ہونٹ لٹکے ہوئے تھے۔ دنیا کی مہذب قومیں اسے حقارت سے دیکھتی تھیں۔ مگر خدا تعالیٰ کی نظر کرم اس پر پڑی اور وہ اس سے ہم کلام ہوا یہ ہیں

ہمارے دوست امری عبیدی ہیں اور ان کا انتخاب میں نے اس لئے بھی کیا ہے کہ وہ کچھ عرصہ ہوا جوانی کی عمر میں فوت ہو گئے ہیں یہ دوست احمدیت کے شیدائی اور فدائی تھے۔ ربوہ میں کچھ عرصہ رہ کر گئے تھے وہ خواب بین انسان تھے انہیں بڑی واضح اور سچی خوابیں خدا تعالیٰ نے دکھائیں (-) ایک دفعہ انہوں نے سنایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مسٹر جولیس نریرے کرسی پر بیٹھے ہیں مجھے دیکھ کر وہ کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کرسی پر مجھے بٹھا دیا۔

کچھ عرصہ تک وہ اس خواب کی کوئی اور تعبیر سمجھتے رہے لیکن یہ خواب اس طرح پوری ہوئی کہ آزادی کے بعد جو لیجسلیٹو کونسل بنی۔ اس کے افریقین ممبران کی ایک سوسائٹی تھی اور جولیس نریرے جو ٹانگانیکا افریقن نیشنل یونین کے پریذیڈنٹ ہونے کے باعث لیجسلیٹو کونسل کی افریقن پارٹی کے لیڈر تھے اس سوسائٹی کے صدر تھے۔ دوسرے سال جب اس سوسائٹی کا انتخاب ہوا۔ تو مسٹر جولیس نریرے کو دوبارہ صدر چن لیا گیا۔ سوسائٹی کے اس اجلاس میں مسٹر جولیس نریرے موجود نہیں تھے۔ انہیں اطلاع بھجوائی گئی۔ چنانچہ وہ آئے اور انہوں نے شیخ امری عبیدی کو جو اس وقت لیجسلیٹو کونسل کے ممبر بن چکے تھے بازو سے پکڑا اور کرسی پر بٹھا دیا اور کہا یہ آپ کے چیئرمین ہیں گویا خواب میں جو کچھ انہوں نے دیکھا تھا۔ خدا تعالیٰ نے اسے لفظ بلفظ پورا کر دیا۔ اور یہ (دین) اور اللہ تعالیٰ کی محبت کا نتیجہ تھا۔ جسے دیکھ کر دوسرے لوگ (دین حق) کے گرویدہ ہو رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ خالی دلائل کے ساتھ یہ اخلاص پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے

قوت قدسیہ کی ضرورت ہے اور اس کے لئے اس نور کی ضرورت تھی جو ربوہ میں بیٹھا تھا اور اس کی نورانی کرنیں ایک طرف افریقہ کے ممالک میں پہنچ رہی تھیں تو دوسری طرف یوروپ اور امریکہ کے ممالک کو روشن کر رہی تھیں اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ سے جو کچھ کہا تھا وہ لفظ بلفظ پورا ہوا کہ "وہ اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔"

"وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

آپ یہ سن کر خوش ہوں گے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بیرون ممالک میں قائم ہونے والی جماعتوں میں سے بعض اپنی قربانیوں میں تم سے کم نہیں۔ مثلاً انڈونیشیا

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی ایک نادر تحریر

چند باتیں - یاد یادیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا تذکرہ

میرے پیارے محبوب چاہنے والے بھائی کا سب سے بڑا احسان

انہوں نے تمام عمر مجھ سے محبت کی بلکہ جہاں تک مجھ پر اثر ہے اور شہادتیں بھی ہیں کہ سب بہن بھائیوں سے بڑھ کر اپنے پیار سے مجھے شرف بخشا۔ ایک ان کا احسان جس کی بابت جب میں سوچتی ہوں تو دل آج تک شکر گزاری کے جذبات سے بھر جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جس وقت حضرت بانی سلسلہ کا وصال ہوا۔ اس وقت باوجود اس کے کہ سب دوسرے لوگ بھی موجود تھے۔ میں دروازہ کھول کر اندر کی جانب کھڑی ہوگئی۔ آنکھ سے آنسو نہ نکلتا تھا معلوم ہوتا تھا کہ دنیا اندھیر ہوگئی ہے اور زمین قدموں تلے سے نکلی جارہی ہے۔

اس وقت وہ خود رو رہے تھے اور دعائیں کررہے تھے پلٹ کر مجھے دیکھا اور میرے گلے میں ہاتھ ڈال کر قریب لے گئے روتے روتے میرا سر جھکایا اور کہا کہ لو پیشانی پر بوسہ دو۔ اگر ان کا سہارا نہ ہوتا اور اگر وہ میرا خیال نہ کرتے تو شائد میں جھجکتی رہ جاتی اور عمر بھر پچھتاتی۔ وہی تھے جنہوں نے اس مقدس و مبارک پیشانی پر بوسہ دینے کی سعادت مجھے بخشی۔ آج وہ مبارک لب خاموش تھے جن کا اپنی پیشانی پر بوسہ دینا مجھے یاد تھا۔ آج اسی بھائی کے طفیل میں ان کی پیشانی پر پر بوسہ دے رہی تھی وہ وقت عمر بھر نہیں بھول سکتا۔

بچپن سے انہوں نے مجھ سے خاص محبت کی۔ ہمیشہ میرا خیال رکھا۔ کئی آڑے وقتوں میں میری مدد کی۔ یہ تو تمام عمر کے آخر تک کے محبت کے مظاہرے ہیں۔ جن کو میں ہر وقت یاد کرتی ہوں۔ بچپن میں تو غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ کبھی بڑے بھائی بہنوں کو گھرک جھڑک بھی لیتے ہوں گے۔ مگر یہاں تو محض پیار اور ناز برداری ہی تھی۔ ایک دفعہ بھی کبھی ٹیڑھی نظر سے نہ دیکھا۔ میرا بھی حال تھا کہ ہر بات پر شکایت یا "ابا سے" یا بڑے "بھائی" سے۔

ایک لطیفہ

ایک دفعہ پیر منظور محمد صاحب میرے استاد مرزا افضل بیگ صاحب سے گراموفون مانگ لائے اور ریکارڈ چلانے لگے۔ میں چھوٹی تھی اور وہ عجیب سے اشعار میرے لئے نئی چیز تھے۔ میں نے کہا پیر جی میری کاپی پر یہ شعر لکھ دو۔ انہوں نے بے خیالی میں لکھ دیا۔

ایک مصرعہ یاد ہے۔

"ستم سے باز آ ظالم قیامت آنے والی ہے"

میں فوراً بھاگی اور آکر "بڑے بھائی" کو دکھایا کہ یہ پیر جی سے لکھوا کر لائی ہوں۔ میرے ہاتھ سے کاپی لی اور وہیں کھڑے کھڑے کاپی پر لکھ دیا۔

اگر لایا کئے ایسی گھروں کو کاپیاں بچے
تو حضرت آپ کی اک روز شامت آنیوالی ہے

اور کہا اب جاکر یہ پیر جی کو دکھا دو۔ ان دنوں وہ گول کمرے میں ہمارے ہاں ہی رہتے تھے۔ میں نے جاکر دکھا دیا پیر جی نے کہا توبہ توبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ مجھ سے بڑی غلطی ہوگئی اور چاک کرنے لگے میں نے ان کو کہا اپنے شعر کو پھاڑ دو بڑے بھائی کا شعر میں نہیں پھاڑنے دوں گی۔ اس واقعہ کا بھی ہم آپس میں اکثر ذکر کرتے اور ہنسی ہوتی اپنے اشعار ضرور پہلے مجھے سناتے۔ دو تین بار مصرعہ میں نے لگا دیا اس کو پسند کیا اور شامل کر لیا۔ شادی کے بعد جب میں آتی۔ میری آواز سن کر یا معلوم کرکے کہ میں آئی ہوں فوراً تشریف لے آتے۔ خوشبو پسند تھی خود بھی وقت فرصت تیار کرتے۔ مجھے ضرور لگاتے اور پسند کرواتے جو بات نئی میری غیر حاضری میں ہوتی مجھے ضرور سناتے۔

ایک بار جب پہلا مجموعہ "کلام محمود" کا شائع ہوا مجھ سے پوچھا ٹھیک تم بتاؤ تم کو میرا کونسا شعر سب سے زیادہ پسند ہے۔ میں نے کہا۔

حقیقی عشق گر ہوتا جو سچی جستجو ہوتی
تلاش یار ہر ہر دہ میں ہوتی کو بہ کو ہوتی

فرمایا تم نے اچھا انتخاب کیا ہے۔

میں بہت چھوٹی تھی۔ آپ باہر ڈھاب (جوہڑ) میں کشتی چلانے گئے ہوئے تھے دو لڑکے آئے اور کہا کہ میاں ٹب مانگ رہے ہیں۔ ٹب دے دیا گیا اور میں نے اس وقت اپنی زندگی کا پہلا شعر کہا۔ جب آئے تو خوشی سے لپٹ کر کہا۔ بڑے بھائی میں نے تمہارے لئے شعر بنایا ہے (اس وقت اس عمر میں ہم شعر کہتے نہیں تھے بلکہ بناتے تھے) فرمایا بتاؤ بتاؤ کیا میں نے بڑے فخر سے سنایا کہ۔

ٹب لینا تھا ٹب لے گئے
کشتی چلانی تھی کشتی چلا گئے

اس کو بھی یاد کرکے اب تک ہنسا کرتے تھے۔ آہ وہ کشتی (دین حق) کا ناخدا کشتی چلا کر رخصت ہوگیا۔ خدا تعالیٰ ہمارے تمام بیڑے پار لگائے اور یہ کشتیاں تمام دنیا میں دولت ایمان تقسیم کرتی پھریں آمین

حضرت بانی سلسلہ کو بھی علم تھا کہ میں ان سے اور وہ مجھ سے بہت مانوس اور بے تکلف ہیں۔ آپ اب بڑے ہو چکے تھے اور حضرت بانی سلسلہ سے بچپن کی بے تکلفی سے کچھ طلب نہ کرتے تھے۔ ویسے بھی سوال کرنا آپ کو ناپسند تھا۔ مگر وہاں تو ادب کا بھی حجاب تھا چند بار مجھے ہی حضرت بانی سلسلہ نے کہا کہ

محمود کچھ خاموش اور اداس ہے تم کو بتائے گا۔ تم بھائی سے پوچھو کسی چیز کی ضرورت ہے؟"

دو تین بار کا تو مجھے ٹھیک یاد ہے۔ ایک دفعہ تو میرے پوچھنے پر کہا تھا کہنا "بخاری منگا دیں" پھر کئی جلدوں میں سرخ جلدیں تھیں۔ بہت سے پارے بخاری شریف کے آئے تھے۔ ایک بار اسی طرح آپ کے فرمانے پر میں نے پوچھا تو کہا "سول اخبار میرے نام جاری کرادیں۔" وہ بھی ہوگیا۔ ایک بار بھابی جان کو جن کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ لاہور سے واپس بلا لینے کو کہا اور ساتھ ہی کہا کہ ان کا زیادہ لاہور رہنا میں پسند نہیں کرتا۔

حضرت بانی سلسلہ کو آپ سے واضح طور پر بہت محبت اور آپ کی بہت قدر تھی۔ اس کم عمری میں بھی مجھ پر یہ اثر تھا کہ مبارک چھوٹا ہے میں لڑکی ہوں اس لئے زیادہ خیال میرا رکھتے اور مبارک سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔ مگر اصل میں سب سے زیادہ میرے ابا کو پیارے میرے بڑے بھائی ہیں۔ ایک بار آپ لاہور گئے ہوئے تھے کوئی شخص ترینیاں لایا۔ ایک لمبوترہ خربوزہ جس کو ترینی کہتے تھے۔ ہماری طرف پیدا نہیں ہوتا تھا کہیں دور سے آیا تھا بہت شیریں تھیں حضرت بانی سلسلہ ایک ترینی ہاتھ میں لے کر دیکھ رہے تھے۔ اور فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ اس وقت یہ لے جاسکتا اور محمود کو دیتا۔

حضرت اماں جان سے حضرت بڑے بھائی کو بہت محبت تھی۔ ایک خط میں حضرت بانی سلسلہ نے تحریر فرمایا ہے کہ محمود اپنی والدہ سے بہت مانوس ہے وغیرہ وغیرہ (خط میرے میاں مرحوم کے نام ہے)

حضرت اماں جان ایک بار بیمار ہوئیں۔ ہم سب پریشان تھے۔ آپ مجھے الگ لے گئے کہا اماں جان کے لئے بہت دعا کرو۔ مگر ایک دعا میں کرتا ہوں تم بھی کیا کرو۔ کہ اماں جان کو خدا تعالیٰ بڑی عمر دے۔ ان کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ لیکن

"اب ہم پانچوں میں سے کسی کا غم اماں جان نہ دیکھیں"

یہ دعا کبھی نہ بھولنا۔

حضرت اماں جان کی وفات ہوئی میں آپ کی چھاتی سے لگ گئی۔ میرے آنسو بہنے لگے۔ مجھے سینہ سے لگا کر فرمایا بالکل نہ رو۔ صبر! صبر! اور آپ کی اپنی آواز بھرا رہی تھی۔

حضرت اماں جان کا سارا گھر کا سامان اور جو زیور کپڑا تھا۔ سب میرے سپرد کردیا۔ اور مجھے ایک بار نہیں کئی بار کہا یہ میں نے سب تم کو دے دیا۔ میرے خیال میں یہ تمہارا حق ہے۔ میں نے کہا میں نے آخر سب کو دینا ہے۔ یہ تبرکات ہیں اماں جان میں سب کا حق ہے۔ کہنے لگے میں نے تم کو اختیار دیا میں نے تو تم کو دیا ہے چاہے دو یا نہ دو حتیٰ کہ جب میں نے چیزیں بانٹیں تو سب کو دیں۔ آپ کے حصہ میں دو تین زیورات آئے میں نے پیش کردئے تو جب بھی یہی کہا میں تو تم کو دے چکا ہوں۔ میں نے ان کی بچیوں کو اور ناصر احمد کو تینوں چیزیں تقسیم کردیں۔ ناصر احمد کو اس لئے کہ دراصل اماں جان فرماتی تھیں کہ اب یہ چیزیں جو میری ہیں یہ سب ناصر احمد کی ہیں اور خود حضرت بھائی صاحب کو بھی اماں جان کے اس خیال کا ایک حد تک علم تھا۔

میں نے ایک دن کہا کہ حضرت اماں جان کے کپڑوں کا تبرک بہت۔ لوگ مجھ سے مانگتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی کے آخری سال میں خود بہت تقسیم کر چکی ہیں۔ کپڑے کم

ہیں۔ اب اتنے لوگوں میں کس طرح تقسیم کروں۔ آخر ہم نے خود بھی تو سب نے ان کا تبرک نشانی رکھنی ہے۔ فرمایا اماں جان کو بھی خدا تعالیٰ نے خاص برکت دی تھی ان کا ایک رومال بھی تبرک ہے۔ بے شک کرتہ کی آستین ہو یا پاجامہ کا پائنچہ ٹکڑے کر کے تقسیم کردو برکت سے غرض ہے۔

اب آخر وقت بیماری اور ضعف کے زیادہ بڑھ جانے کے ایام میں بھی جبکہ آواز بھی مشکل سے نکلتی تھی جب میں جاتی مجھے دیکھ کر ہمیشہ بلاناغہ یہ شعر میری آمین کا پڑھتے رہے۔

ہوا ایک خواب میں مجھ پر یہ اظہر
کہ اس کو بھی ملے گا بخت برتر
(از حضرت بانی سلسلہ)

ایک دن میں نے کہا آپ روز یہ شعر پڑھتے ہیں۔ اچھا ہے میرے لئے دوہری دعا ہو رہی ہے۔ آپ مسکرائے۔

میری دونوں بھاوجیں شب و روز خدمت میں تھیں ان کی خدمت سے خوش تھے اور ظاہر تھا کہ ان کی قدر آپ کے دل میں بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم دے اور دونوں کو سلامت رکھے۔ آمین۔ مگر یہ بہن بھائی کا ایک لاڈ تھا کہ جب میں جاتی اکثر کہتے "دیکھو یہ مجھے ستاتی ہیں۔" وہ کہتیں بس بہن کو دیکھا اور شکایت ہماری شروع کردی۔ پھر ان کی دلداری کرتے۔ مگر یہ شکایت بڑے ناز سے ضرور ہی ہوتی تھی۔

سیدہ "مہر آپا" کا ایک احسان ان کی بے خبری میں ہی مجھ پر ہو گیا جو میرے دل پر نقش ہے اس کا ذکر بھی کردوں۔ چار پانچ روز قبل یہ حالت تھی کہ آپ کے لبوں سے کان لگا کر میں پوچھتی کہ کیسی طبیعت ہے اور بمشکل ہلکی سی آواز ہونٹوں سے نکلتی "اچھا ہوں" اس آخری مہینہ میں "اب اچھا ہوں۔" ہی کہتے تھے ورنہ مجھے تو ہمیشہ کہتے بیمار ہوں دعا کرو بڑی تکلیف ہے قادیان یاد آتا ہے وغیرہ مگر اب صرف یہی کلمہ "اچھا ہوں" کہتے تھے۔ اچھا ہونے کا وقت جو آچکا تھا۔ خیر میں اب آواز کو ترس گئی تھی دل چاہتا تھا کہ پھر ایک بار میرا نام لے کر پکاریں۔ پھر ایک بار وہ شعر پڑھ دیں کہ ایک دن جب میری دونوں بھاوجیں کھانا کھلانے کی کوشش کر رہی تھیں "اب حالت یہ تھی کہ ایک چمچہ بھی خوشی سے منہ کھول کر نہ لیتے تھے غذا قریباً بند تھی منتیں کر کے منہ میں چمچہ دیتی تھیں کہ ایک لے لیں ایک اور لے لیں۔ اس وقت مہر آپا کھلا رہی تھیں۔ میں بھی ساتھ تھی۔ میں بھی کہہ رہی تھی ایک چمچہ تو لے لیں کہ مہر آپا نے کہا دیکھیں تو آپ کی بہن کہہ رہی ہیں اب تو کھالیں۔ بھلا کس کے پیارے بھائی ہیں آپ؟ فوراً کافی بلند صاف آواز سے کہا "مبارکہ کا" میرا دل شاد شاد ہو گیا۔ میری جان اس محبت بھری آواز پر قربان۔ اب کہاں سے سنوں گی۔ خدا مہر آپا پر سارے فضل فرمائے۔ اگر وہ نہ کہتی تو میرا دل پھڑکتا رہ جاتا۔

اللہ تعالیٰ میرے پیارے بھائی کے درجات بلند سے بلند فرماتا چلا جائے اور ہم سب بہن بھائیوں کو ہماری اولادوں ہمارے جوڑوں سمیت حضرت بانی سلسلہ اور اماں جان کے ساتھ دارالسلام میں اپنی آغوش رحمت میں بے حساب بخش کر یکجا کر دے آمین۔ دل ان کی فرقت میں اب دن بدن زیادہ سے زیادہ بے چین ہے۔ مگر اب وہ یہاں تو مل نہیں سکتے۔

"جنت کے مسافر سے ہمیں جا کے ملیں گے"

بقیہ صفحہ ۵

بقیہ صفحہ ۵

کی جماعت کے چندہ دہندگان کی تعداد قریباً پاکستان کے چندہ دہندگان کے برابر ہوتی جا رہی ہے۔ اسی طرح افریقن ممالک میں بڑی قربانی کرنے والی جماعتیں ہیں وہ مالی قربانیاں بھی کرتی ہیں وقت کی قربانیاں بھی کرتی ہیں اور عبادات میں وقت گزارنے والی ہیں۔ ان لوگوں کا نمونہ اور اللہ تعالیٰ کا ان کے ساتھ جو سلوک ہے۔ غیروں کو دین کی طرف کھینچنے والا اور جذب کرنے والا ہے۔

تحریک جدید کے مطالبات کی غرض و غایت

○ "تحریک جدید کے تمام مطالبات اس لئے ہیں کہ تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بناؤ۔ کوئی انسان کسی عقلمند انسان کو بھی دھوکہ نہیں دے سکتا۔ پھر تم کس طرح خیال کر لیتے ہو کہ خدا کو دھوکہ دے لوگے۔ یہی وہ احساس ہے جس کے ماتحت میں نے تحریک جدید کا آغاز کیا اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب اس قسم کے کمزور لوگوں کو جو احمدیت میں رہ کر جماعت کو بدنام کرتے ہیں زیادہ مہلت نہیں دی جا سکتی........ یاد رکھو کہ قربانی وہی ہے جو موت تک کی جاتی ہے۔ پس جو آخر تک ثابت قدم رہتا ہے وہی ثواب بھی پاتا ہے۔"

خطبہ ۲۶۔ نومبر ۳۷ء حضرت امام جماعت الثانی

○

جرعے

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے وصال پر

خبرِ وصال

یہ کون کہہ رہا تھا وہ محبوب چل بسا
جس کی نگاہِ لطف کا لبریز جامِ زیست
موت اس کی بزمِ ناز میں کیونکر پہنچ گئی
جس کا وجود باعثِ صد احترامِ زیست

آخری دیدار

سب پٹ کھلے ہوئے ہیں دیارِ حبیب کے
درپیش عشق کو وہ غم افروز شام ہے
آواز دے رہا ہوں رقیبوں کو ہر طرف
اے دلفگارو دَوڑو کہ دیدارِ عام ہے

جنازہ

ہونٹوں پہ آہِ سرد جبینوں پہ غم کی دُھول
آنکھوں میں سیلِ اشک چُھپائے ہوئے چلا
دن ڈھل گیا تو دَرد نصیبوں کا قافلہ
کاندھوں پہ آفتاب اُٹھائے ہوئے چلا

انتظار

تاریخ پھر کھڑی ہے دوراہے پہ وقت کے
بیتاب دل کو ہے کسی محسن کا انتظار
جو اس کے ہر ورق میں سموئے نظر کا نُور
اور تشنہ جدولوں میں بھرے رُوح کا نکھار

ثاقب زیروی

○

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع کی ایک یادگار تحریر

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے آخری لمحات

ہمارے نہایت ہی پیارے امام، میرے محبوب روحانی اور جسمانی باپ حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ الثانی کی بیماری کے آخری چند لمحات کی یاد ایک نہ مٹنے والا نقش ہے۔

شام سے طبیعت زیادہ خراب تھی اور مسلسل سانس کو درست رکھنے کے لئے آکسیجن دی جا رہی تھی۔ چھاتی میں رسوب زیادہ بھر رہا تھا جسے بار بار نکالنے کی ضرورت پیش آتی تھی اور مکرم محترم ڈاکٹر قاضی مسعود احمد صاحب اور برادرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بار بار معائنہ فرماتے اور رسوب کا اخراج خود اپنے ہاتھوں سے کرتے رہے۔ بچوں میں سے دو تو ڈیوٹی پر تھے اور باقی تمام ویسے ہی جمع تھے۔ خاندان کے بڑے چھوٹے سبھی کے دل اندیشوں کی آماجگاہ بنے ہوئے تھے تاہم زبان پر کوئی کلمہ بے صبری کا نہ تھا اور امید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹتا تھا۔ اندیشے دھوئیں کی طرح آتے اور جاتے تھے۔ توکل علی اللہ اور نیک امید غیر متزلزل چٹان کی طرح قائم تھے۔ وہ جو صاحب تجربہ نہیں شاید اس بظاہر متضاد کیفیت کو نہ سمجھ سکیں لیکن وہ صاحب تجربہ جو اپنے رب کی قضاء کے اشاروں کو سمجھنے کے باوجود اس کی رحمت سے کبھی مایوس ہونا نہیں جانتے میرے اس بیان کو بخوبی سمجھ جائیں گے۔ پس افکار کے دھوئیں میں گھری ہوئی ایک امید کی شمع ہر دل میں روشن تھی اور آخر تک روشن رہی تاہم کبھی کبھی یہ فکر کا دھواں دم گھونٹنے لگتا تھا۔ دعائیں سب ہونٹوں پر جاری تھیں اور ہر دل اپنے رب کے حضور سجدہ ریز تھا۔

حضرت صاحب پر کبھی غنودگی طاری ہوتی تو کبھی پوری ہوش کے ساتھ آنکھیں کھول لیتے اور اپنی عیادت کرنے والوں پر نظر فرماتے۔ ایک مرتبہ بڑی خفیف آواز میں برادرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو بھی طلب فرمایا۔ لیکن جیسا کہ مقدر تھا رفتہ رفتہ یہ غنودگی کی کیفیت ہوش کے وقفوں پر غالب آنے لگی اور جوں جوں رات بھیگتی گئی غنودگی بڑھتی رہی۔ اس وقت بھی گو ہماری تشویش بہت بڑھ گئی تھی لیکن یہ تو وہم و گمان بھی نہ تھا کہ حضرت صاحب کی یہ آخری رات ہے جو آپ ہمارے درمیان گذار رہے ہیں۔ تقریباً گیارہ بجے شب میں ذرا ستانے اور ایک لاہور سے تشریف لائے ہوئے مہمان کو گھر چھوڑنے گیا اور عزیزم انس احمد کو تاکید کر گیا کہ اگر ذرا بھی طبیعت میں کمزوری دیکھو تو اسی وقت بذریعہ فون مجھے مطلع کر دو۔

نماز وغیرہ سے فارغ ہو کر بستر پر لیٹے ابھی چند منٹ ہی ہوئے ہوں گے کہ فون کی دل ہلا دینے والی گھنٹی بجنے لگی۔ مجھے فوری طور پر پہنچنے کی تاکید کی جا رہی تھی۔ اسی وقت جلدی سے وضو کر کے ایک ناقابل بیان کیفیت میں وہاں پہنچا۔ قصر امامت میں داخل ہوتے ہی مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر ذکی الحسن صاحب کے پژمردہ چہروں پر نظر پڑی جو باہر برآمدے میں کرسیوں پر بیٹھے تھے۔

حضرت صاحب کے کمرہ میں پہنچا تو اور ہی منظر پایا۔ کہاں احتیاط کا وہ عالم کہ ایک وقت میں دو افراد سے زائد اس کمرہ میں جمع نہ ہوں اور کہاں یہ حالت کہ افراد خاندان سے کمرہ بھرا ہوا تھا۔ حضرت سیدہ ام متین اور حضرت سیدہ مہر آپا بائیں جانب سرہانے کی طرف اداسی کے مجسمے بنی ہوئی پٹی کے ساتھ لگی بیٹھی تھیں۔ برادرم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب دائیں طرف سرہانے کے قریب کھڑے تھے اور حضرت بڑی پھوپھی جان اور حضرت چھوٹی پھوپھی جان بھی چارپائی کے پہلو میں ہی کھڑی تھیں۔ میرے باقی بھائی اور بہنیں بھی جو بھی ربوہ میں موجود تھے سب وہیں تھے اور باقی اعزاء و اقرباء بھی سب ارد گرد اکٹھے تھے۔ سب کے ہونٹوں پر دعائیں تھیں اور سب کی نظریں اس مقدس چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔ سانس کی رفتار تیز تھی اور پوری بے ہوشی طاری تھی۔ چہرے پر کسی قسم کی تکلیف یا جدوجہد کے آثار نہ تھے۔ میں نے کسی بیمار کا چہرہ اتنا پیارا اور ایسا معصوم نظر آتا ہوا نہیں دیکھا۔ میں نہیں جانتا کہ اس حالت میں ہم کتنی دیر کھڑے رہے اور سانس کی کیفیت میں وہ کیا تبدیلی تھی جس نے ہمیں غیر معمولی طور پر چونکا دیا۔

اس وقت مجھے پہلی مرتبہ یہ غالب احساس ہوا کہ گو خدا تعالیٰ قادر مطلق اور حی و قیوم ہے اور ہر آن اپنی تقدیر کو بدل سکتا ہے لیکن وہ تقدیر جس سے ہمارے نادان دل گھبراتے تھے وہ تقدیر آ پہنچی ہے۔

پس اسی وقت میں نے قرآن کریم طلب کیا اور اس مقدس وجود کی روحانی تسکین کی خاطر جس کی ساری زندگی قرآن کریم کے عشق اور خدمت میں صرف ہوئی سورۃ یٰسین کی تلاوت شروع کر دی۔ یہ ایک مشکل گھڑی تھی اور سر سے پاؤں تک میرے جسم کا ذرہ ذرہ کانپ رہا تھا۔ اس وقت مجھے صبر کی طنابیں ڈھیلی ہوتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ اس وقت میں نے اپنے چاروں طرف سے گھٹی گھٹی سسکیوں کی آوازیں بلند ہوتی ہوئی سنیں۔ لیکن خدا گواہ ہے کہ ہر سسکی دعاؤں میں لپٹی ہوئی اور ہر دعا آنسوؤں میں بھیگی ہوئی تھی۔

سورۃ یٰسین کی تلاوت کے دوران ہی میں سانس کی حالت اور زیادہ تشویشناک ہو چکی تھی۔ اور تلاوت کے اختتام تک زندگی کی کشمکش کے آخری چند لمحے آ پہنچے تھے۔ میں نے قرآن کریم ہاتھ سے رکھ دیا اور دوسرے عزیزوں کی طرح قرآنی اور دیگر مسنون دعاؤں میں مصروف ہو گیا۔

حضرت صاحب نے ایک گہری اور لمبی سانس لی جیسے معصوم بچے روتے روتے تھک کر لیا کرتے ہیں اور ہمیں ایسا محسوس ہوا جیسے یہ آپ کی آخری سانس ہے۔ اسی وقت میں نے ایک ہومیوپیتھک دوا کے چند قطرے پانی میں ملا کر اپنی تشہد کی انگلی سے قطرہ قطرہ حضرت صاحب کے ہونٹوں میں ٹپکانے شروع کئے اور ساتھ ہی بے اختیار ہونٹوں پر یہ دعا جاری ہو گئی کہ **یا حی یا قیوم برحمتک نستغیث** اس وقت سانس بند تھے اور جسم ٹھنڈا ہو رہا تھا اور بظاہر زندگی کا رشتہ ٹوٹ چکا تھا لیکن اچانک ہم نے حی و قیوم خدا کا ایک عظیم معجزہ دیکھا۔ مجھے حضرت پھوپھی جان کی بے قرار آواز سنائی دی کہ دیکھو ابھی پاؤں میں حرکت ہوئی تھی، اور ان الفاظ کے ساتھ ہی ہونٹوں پر بھی خفیف سی حرکت ہوئی اور سانس لینے کا سا اشتباہ ہوا۔ معاً شدید کرب اور بے چینی سکینت میں بدل گئے اور ہر طرف سے "یا حی یا قیوم" کی صدائیں بلند ہونے لگیں اور جوں جوں ہم دعا کرتے رہے حضرت صاحب کے سانس زیادہ گہرے ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ وہ ڈاکٹر بھی جو جسم کو بظاہر مردہ چھوڑ کر چلے گئے تھے واپس بلائے گئے اور بڑی حیرت سے اس معجزانہ تبدیلی کا مشاہدہ کرنے لگے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب کی زندگی کا بظاہر جسم کو چھوڑ دینے کے بعد معجزانہ طور پر پھر واپس لوٹ آنا محض ہمارے دلوں کو سکینت عطا کرنے کی خاطر تھا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے گویا ایک فضل و احسان کا پھایہ تھا جو ہمارے قلوب پر رکھا گیا۔

چنانچہ اس کے تقریباً بیس منٹ کے بعد حضرت صاحب کو اپنے آسمانی آقا کا آخری بلاوا آ گیا۔ اس وقت کا منظر اور کیفیت ناقابل بیان ہیں۔ ہم نے آسمان سے صبر اور سکینت کو اپنے قلوب پر نازل ہوتے ہوئے دیکھا اور یوں محسوس ہوا جیسے ضبط و تحمل کی باگ ڈور رحمت کے فرشتوں کے ہاتھوں میں ہے۔ آنکھوں سے آنسو ضرور جاری تھے۔ اور دلوں سے دعائیں بھی بدستور اٹھ رہی تھیں مگر سب دل کامل طور پر راضی برضا اور سب سر اپنے معبود خالق و مالک کے حضور جھکے ہوئے تھے۔ ہم ٹکٹکی لگا کر اس طرح خدا جانے کب تک اس پیارے چہرے کی طرف دیکھتے رہے جسے موت نے اور بھی زیادہ معصوم اور حسین بنا دیا تھا۔ اس تقدس کے ماحول میں جس کی فضاء ذکر الٰہی سے معمور تھی اور جس کی یاد کبھی فراموش نہیں کی جا سکتی۔ حضرت صاحب کی نعش مبارک نور میں نہائی ہوئی ایک معصوم فرشتے کی طرح پڑی تھی۔

دل بے اختیار یہ کہتا تھا

(اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ آ اس حالت میں کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ہے)

دانت اچھے
صحت اچھی

دانت، مسوڑھوں کی ہر بیماری کا علاج
35 سالہ تجربہ کار
دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون 418

دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا
ماسخورہ، خون کا آنا، پانی کا گرم اور سرد لگنے کا
تسلی بخش علاج ☆ فل سیٹ کے ماہر

ٹیڑھے اور بدصورت
دانت سیدھے اور خوبصورت
کئے جاتے ہیں

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص —— مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون ۳۴۱۳۴

ہر قسم کے موٹر سائیکل سوزوکی • یاماہا • ہنڈا • کاواساکی کے سپیئر پارٹس
اور ٹائر و ٹیوب کے اصلی پرزہ جات تھوک و پرچون حاصل کرنے کیلئے رابطہ کریں
ایم کاشف آٹوز ایجنسیز
فون: 32971
73497
فیکس: 061-526579
حسین آگاہی روڈ بالمقابل علمدار حسین کالج ملتان

رنگ گورا کیجئے
داغ دھبے، چھائیاں، جھلی دور
کورس ۱۰۰٪ مع خرچ
ہومیو ڈاکٹر خلیل احمد قریشی
۱۰۰/۱۰ FS ملیر کراچی ۳۷

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9
AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷-۷۷۲۴۶۰۹

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کیڈمیم کے ساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
ہم واپسی پر کاٹ نہیں لیتے
میاں نسیم احمد طاہر اینڈ سنز گولڈ سمتھ
پروپرائیٹر: میاں نسیم احمد طاہر، میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان
فون: دوکان: ۸۳۷ گھر: ۲۱۲۱۷۵

ھوالشافی
نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
پُر امید واحد علاجگاہ
اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 212358

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ☎ 218527

ربوہ میں ہر ماہ کی 5 6 7 تاریخ کو
کراچی میں ہر ماہ کی 12 13 14 15 تاریخ کو
ملتان میں ہر ماہ کی 25 26 27 28 تاریخ کو

دانت مت نکلوائیے

دانت درد کا فوری علاج ممکن ہے

ماسخورہ۔ پائیوریا۔ دانتوں کو ٹھنڈا گرم پانی لگنا
دانتوں سے خون پیپ کا آنا مسوڑوں کا پھولنا
دانتوں کا ہلنا۔ تمام امراض کے مستقل
علاج کے لیے تشریف لائیں

فن کے ماہر

دانت جرمن اور لندن کے جدید طریقہ سے فکس کئے جاتے ہیں
پرانا اڈہ لاریاں چنیوٹ
میں آپکے پرانے خادم
فون: ۹۴۵۰

بشیر ڈینٹل کلینک چنیوٹ

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 649

الحمد جیولرز
طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دکان
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: ۵۹۱، ۲۱۹

نئی سوزوکی سوزوکی ۸۰ سی سی اور نئی ماسٹر ۱۰۰ سی سی خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
• سوزوکی چلائیے • احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت کے ساتھ • پیٹرول بچائیے •
منظور شدہ ڈیلر سوزوکی موٹر سائیکل۔ • ہمارے ہاں سوزوکی موٹر سائیکل اور جینئین
سپیئر پارٹس اور تربیت یافتہ مکینک کا انتظام ہے

SUZUKI

Sale Service Parts

منیر آٹوز
بالمقابل علمدار حسین کالج
حسین آگاہی روڈ ملتان
فون: 72960 73497 32971
فیکس: 526579

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالنّاصِر

الرّحیم
جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی۔ فون
664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643299

سلسلہ احمدیہ کا ترجمان
روزنامہ الفضل ربوہ اور
تاریخی، علمی، ادبی، ملکی وغیر ملکی، نئی
اور سیکنڈ ہینڈ کتب کی خرید و فروخت
کے لئے نیز کرایہ پر حاصل کرنے
کے لئے۔

ہر قسم کے علمی، ادبی، ملکی و غیر ملکی اخبارات اور
رسائل تقسیم کرنے والا واحد ادارہ

میری لائبریری قیصر پلازہ
فرزانہ لائبریری میلاد چوک صدر۔ راولپنڈی
ٹین بازار صدر۔ راولپنڈی

سنہ ۱۹۱۱ سے مصروف خدمت
حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ

خداوند کریم کی رحمت سے 80 اسی سال سے زیادہ
عرصے سے لاکھوں مایوس مریضوں
کو صحت یاب کر کے ان کی
دعائیں حاصل کر رہا ہے آپ
بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل
کیلئے مشہور دواخانہ ...

اولاد سے محرومی ○ اولاد نرینہ کی
خواہش ○ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا
اٹھرا ○ لیکوریا ○ ایام کی بے قاعدگی
بچوں کا سوکھا ○ گرمی ○ گیس ○ شوگر وغیرہ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

PP. 548179
PP. 510564
906
2029

ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
سٹی آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
218534-219065

جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصی اور
اعلیٰ انتظام
گاڑیوں کی اطمینان بخش

• اوور ہالنگ • ڈینٹنگ • پینٹنگ • الیکٹرک ورکس
• الیکٹرانک ویل بیلنسنگ اور ویل الائنمنٹ کے لئے

رجوع فرمائیں

راولپنڈی میں واحد با اختیار سوزوکی سروس ڈیلر

احمد موٹرز آٹو موبائل انجینئرز

فون ۸۴۰۴۴۵

عنایت بازار، اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

اکسیر موٹاپا
-/۳۰

ہمدرد نسواں
(حبوب اسٹرا)
-/۱۵

دوائی فضل الٰہی
برائے اولاد نرینہ
-/۱۵۰

زدجام عشق
-/۶۰

اکسیر لیکوریا
(کیپسول)
-/۳۰

کلین اپ
چہرے کے نقوش کیلئے
-/۱۵

سفوف اکسیر شوگر
-/۳۰

جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار - ربوہ

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: ۶۴۳ ۵۵۰

جدید یونانی طریقہ علاج کا مرکز
ہر قسم کے پیچیدہ امراض کے علاج کے لئے تشریف لائیں

الیاس دواخانہ

مستورات کیلئے معائنہ کا معقول انتظام ہے نیز ہر قسم کی دیسی ادویات بھی دستیاب ہیں
حکیم الیاس احمد رجسٹرڈ طبی کونسل پاکستان - اقصیٰ روڈ - ربوہ

دانتوں کا معائنہ
مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴ بجے تا ۸ بجے شام
ڈینٹسٹ
رانا مدثر احمد

رانا ویسم ٹینٹ ہاؤس
رانا سٹیل ہاؤس
قلعہ کالروالا (سیالکوٹ)

جدید ترین
باسہولت
لال پمپ
عزیز پمپ
مکمل گارنٹی - مکمل میٹریل - بورنگ اور
تسلی بخش فٹنگ کی سہولت کیساتھ پیش
کرتے ہیں
ڈیلر خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ
فون ۸۳۱

the most delicious
form of fresh fruits

The Largest Processors of Fruit Products in Pakistan.

SHEZAN INTERNATIONAL LIMITED
Lahore Karachi

adcom

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کیلئے
تشریف لائیں
شکور بھائی
چشمے والے
طارق بھائی و خالد بھائی
گولبازار ربوہ

M.T.A
کی نشریات بالکل
صاف اور واضح دیکھنے
کیلئے ۸ مضبوط
معیاری اور
مکمل ڈش انٹینا
امپورٹڈ ریسیور کے ساتھ
۹۵۰۰ روپے میں
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون ۳۰۸۰۶ رہائش ۶۸۰۳۷۳

حبوب مفید اٹھرا
۳۰ گرام ۳۰/-
۶۰ گرام ۶۰/-

اکسیر لولاد زینہ
(کورس)
۱۵۰/ روپے

زوجام عشق شیشیاں
۶۰/- روپے

روشن کاجل
۵/- روپے

تریاق معدہ
۱۲/- روپے
۲۴/- روپے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون ۲۱۳۳۴ ، ۲۱۲۴۴۴

سرمہ طفیل
عرق نور
کورس ۳ شیشی
معدہ کیلئے مفید
قیمت ۱۲/- قیمت ۲۰/-
مرض مریض کی نبض دیکھ کر بنائی جاتی ہے
حکیم محمد طفیل
c/o کوئٹہ کلاتھ ربوہ
فون ۷۰۴

اگر آپ نے کوئی چیز فروخت کرنی ہو یا خریدنی ہو
تو ہمیں خدمت کا موقعہ دیں۔
پاک لینڈ ٹریڈرز اینڈ نیلام گھر ربوہ
اقصیٰ چوک
فون : ۲۱۲۱۰۶

بفضل خدا تعالیٰ بہترین ڈش انٹینا کیلئے
آپکے جانے پہچانے پرانے آزمودہ اور تجربہ کار

THE WORLD IN YOUR HOME

فون: 211274
رہائش: 212487

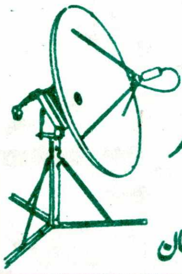

ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر بشارت احمد خان

• فرج • فریزر
• کوکنگ رینج • گیزر
• واشنگ مشین
• ہیٹر کیلئے

احمد برادرز

شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون : ۴۲۰۹۵۸ ، ۸۴۱۰۴۵

شیشہ حسن ابدال
بھٹی گلاس ہاؤس
ہمارے ہاں
ہر قسم کا عمارتی شیشہ، آئینہ
فرشی شیشہ دستیاب ہے
محمد یوسف بھٹی اقصیٰ روڈ ربوہ

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت
میں عمدہ کھانے پیش کرتے رہے ہیں • اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں
• عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں
یاد رکھیں
رشید برادرز ٹینٹ سروس
گولبازار ربوہ
نزد خورشید یونانی دواخانہ
پروپرائٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین فون : دوکان ۲۱۱۵۸۴ گھر ۴۰۸

اوقات کار : رمضان المبارک
صبح ۰۰ - 8 تا 30 - 3 بجے
رات 30 - 6 تا 30 - 7 بجے

ناصر دواخانہ ربوہ

ربوہ میں کامیاب ادارہ
اندرون ملک یا بیرون ملک کسی بھی
ایئرلائن میں سفر کے لئے نہایت ارزاں
ٹکٹیں، سیٹ کنفرمیشن کی ضمانت کے ساتھ
• نیز فیصل آباد، کراچی کیلئے ایرو ایشیا
کی روزانہ سروس
دفتر اوقات، صبح ۹ سے شام ۶ بجے
احمد ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
فون : 211550

باجوہ ڈیکوریشن اینڈ جنرل سٹور
باجوہ مارکیٹ گول بازار ربوہ
فون : دکان 568
ڈے اینڈ نائٹ کار سروس
پروپرائیٹر: مقبول احمد باجوہ

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE
Rs 250/-
عورتوں کیلئے کورس
بانجھ پن کورس
STERILITY COURSE
Rs 130/-
اٹھرا کورس
ATHRA COURSE Rs 125/-
موجد : ہومیو میڈیکل ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ
فون : کلینک 211263 دفتر 771 ربوہ
گھر 606

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
بازار فیصل کریم آباد چورنگی
کراچی
الکریم جیولرز
پروپرائیٹرز:
میاں عبداللطیف شلکوٹی اینڈ سنز
فون: ۶۳۲۵۵۱۱ ، ۶۳۳۰۳۴۴

گلشن بیکرز رحمت بازار ربوہ
اچھی صحت کا راز اچھی غذا
ہمارا تعاون آپکے خاندان کی صحت کا ضامن
گلشن بیکری
الناصر مارکیٹ نزد ایوان محمود جنوبی گیٹ ربوہ
تقریبات کیلئے مال آرڈر پر بھی سپلائی کیا جاتا ہے

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت ۱۱۵۰۰/- ڈش، ۱۲ ماہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱- ہال روڈ - لاہور فون: ۳۵۵۴۲۲ ، ۷۲۲۶۵۰۸